بیادِ
ابو محمد
رضوی

اے علمدار ترے کربلا مدد ہے
بازوئے شاہِ نینوا مدد ہے



سیّد ابو محمد رضوی (مرحوم)
تاحیات صدر انجمن معین العزاء (رجسٹرڈ)

انجمنِ معینِ العزاء (رجسٹرڈ)

۱۷۔ مسلم نقوی، سابق جنرل سیکریٹری انجمن معین العزاء

۱۸۔ سید علی نقوی، سابق جنرل سیکریٹری انجمن معین العزاء

۱۹۔ سلمان مجتبیٰ نقوی، جنرل سیکریٹری انجمن معین العزاء

منظوم خراجِ عقیدت

۲۰۔ شاداں دہلوی

۲۱۔ برق الہٰ آبادی

۲۲۔ ذیشان حیدر ذیشان

قطعۂ تاریخ

شاداںؔ دہلوی

قربِ علیؑ میں ہے وہ دارالاماں میں ہے وہ
رخصت ہے اس جہاں سے اب اس جہاں میں ہے وہ
سید ابو محمد رضوی کو پوچھتے ہو
"سید ابو محمد رضوی جناں میں ہے وہ"

۱۴۲۱ھ

سید ابو تحسین و سید ابو نصر

اظہارِ تشکر

ہم ان تمام بہی خواہوں، ہمدردوں، عزیزوں اور دوستوں کے بے حد شکر گزار ہیں جنھوں نے ہمارے پیارے والد گرامی کے انتقال پُر ملال پر ہمارے ساتھ غمگساری اور دلجوئی کا اظہار فرمایا اور تعزیت پیش کی۔ ہم فرداً فرداً ان تمام حضرات کی محبتوں اور چاہتوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں لہٰذا ان سطور کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمارے شریکِ غم رہے اور جن کے پیغامات ہمارے غموں میں تخفیف و دلجوئی کا باعث بنے۔

پروردگارِ عالم محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے انھیں اس کا اجر اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔

اہل خانہ و سید ابو تحسین اور سید ابو نصر

پسران سید ابو محمد رضوی

علامہ سید رضی جعفر نقوی

آہ ـــــ ابو بھائی

موت انسانی زندگی کی ایک اٹل حقیقت ہے، جسے مالک دو جہاں نے، اس نظام کون و مکاں کی ایک ایسی منزل قرار دیا ہے جس سے ہر ایک کو گذرنا ہے۔ چاہے وہ انبیا و مرسلین ہوں، ہادیانِ برحق یا آئمہ طاہرین علیہم السلام اور مقربین بارگاہ ہستیاں، یا بادشاہانِ وقت جنھوں نے ساری دنیا پر اپنی حکمرانی کے پرچم لہرائے۔ بقول شاعر ؎

"جب احمد مرسل نہ رہے کون رہے گا"

عالی جناب سید ابو محمد رضوی صاحب مرحوم جو عرفِ عام میں ابو بھائی کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ پیغامِ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

"ابو بھائی" مرحوم نے ایسی بھرپور زندگی گزاری، اور انجمن معین العزام کے تاحیات صدر کی حیثیت سے اس قدر گرانقدر خدمات انجام دیں، جنھیں اہلِ ایمان یاد کرتے رہیں گے اور ابو بھائی مرحوم کو دل کی گہرائیوں سے خراجِ عقیدت پیش کرتے رہیں گے۔

کیونکہ عزاداری سید الشہداء کا اہتمام کرنا، اتنی بڑی سعادت ہے جس کی قدر و منزلت کو الفاظ کی حدود میں مقید نہیں کیا جاسکتا۔

جس عزاداری کو زندہ رکھنے کا مالک دو جہاں نے خود اہتمام کیا ہے اور جس کے بارے میں ختمی مرتبت، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

اپنی دختر نیک اختر خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے یہ وعدہ کیا ہو کہ :

"پروردگارِ عالم ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن کے مرد، حسینؑ کے مردوں کا ماتم کریں گے، جن کی عورتیں، حسینؑ کی عورتوں کا ماتم کریں گی، جن کے بچے اور نوجوان حسینؑ کے بچوں اور نوجوانوں کا ماتم کریں گے اور جن کے بوڑھے حسینؑ کے بوڑھوں کا ماتم کریں گے۔" (نقل بالمعنی)

اور جس عزاداری کے لئے کربلا کی شیر دل خاتون، امیر المومنین کی بڑی بیٹی، ثانی زہرا حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا نے اس قدر اہتمام کیا ہو کہ جب شام میں، قید و بند کے دوران، حاکم وقت نے امام چہارم حضرت سید الساجدین، امام زین العابدین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ :

"آپ مدینہ واپس جانا چاہیں تو مدینہ جا سکتے ہیں اور یہاں ٹھہرنا چاہیں تو یہاں ٹھہریں۔"

اور امام علیہ السلام نے فرمایا کہ :

"میں پہلے اپنی پھوپھی جناب زینبؑ سے دریافت کر لوں۔"

(نقل بالمعنی)

اور جناب زینبؑ نے فرمایا کہ :

"بیٹا ابھی ہم نے بھائی کا ماتم نہیں کیا، یزید سے کہو ایک گھر خالی کرادے تاکہ ہم اپنے بھائی کا ماتم کر سکیں۔"

جس کے بعد ایک گھر خالی کرا لیا گیا، جس میں شہر بھر کی خواتین نے جمع ہو کر آہ و بکا بھی کی اور شہزادی زینبؑ کبریٰ کو ان کے بھائی کا پرسہ بھی دیا۔ اسی طرح حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کی پہلی مجلس عزاء خود قاتل کے گھر، دمشق میں منعقد ہوئی۔

اور اس وقت سے آج تک ایک ہزار تین سو اکسٹھ سال گزر چکے ہیں، ہر

سال ساری دنیا میں، آلِ محمدؐ کے چاہنے والے عزاداری مظلوم کربلا منا کر، شہزادی کونین کو ان کے بیٹے کا پرسہ بھی دیتے ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں۔

"انجمن معین العزاء" جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، عزاداری میں تعاون کرنے والوں کی ایک تنظیم ہے جس کے تاحیات صدر جناب ابو بھائی مرحوم ساری زندگی، عزاداری کے فروغ میں اپنے ساتھیوں کے دوش بدوش رہے اور دنیا بھر کے لوگوں کو یہ پیغام دیتے رہے کہ :

دنیا نہ رہے گی مگر اسلام رہے گا
شبیرؑ بہر حال ترا نام رہے گا

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم بصدق حضرات ائمہ معصومین علیہ السلام، ہمارے مکرم و محترم جناب سید ابو محمد رضوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس کی بہترین نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ ان کے فرزندان، اہل خاندان، قرابتداران اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کرامت فرمائے اور مرحوم نے عزاداری مظلوم کربلا کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں ان کا انھیں بہترین اجر و ثواب رحمت فرمائے۔(آمین)

❖❖❖

اختر ہاشمی

جانِ وفا تھا خوش نظر و خوش جمال تھا
اہلِ عزاؑ کی بزم میں شمعِ کمال تھا
بزمِ عزاؑ سے اٹھ گیا افسوس ایسا شخص
ملّت کے اتحاد کا جس کو خیال تھا

سید شبیہ الرضا زیدی الحسینی
وکیل حضرت آیت اللہ العظمیٰ
سید علی سیستانی

اخلاقِ حسنہ کے پیکر

محترم سید ابو محمد رضوی مرحوم و مغفور ہر دلعزیز شخصیت کے حامل تھے۔ مرحوم اخلاقِ حسنہ کے پیکر تھے۔ مرحوم سے دو سال قبل میری ملاقات ہوئی تھی جبکہ وہ میرے یہاں مجلس کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے تمام عمر فروغ عزاداری اور ماتمداروں کی خدمت کرتے ہوئے گذاری۔

عالی جناب سید ابو محمد رضوی مرحوم خوش عقیدہ اور علماء کرام کے قدر دان تھے۔ وہ اپنی علالت کے باوجود اعزا و احباب کے یہاں تمام تقریبات میں شرکت کرنا اپنا فریضہ اخلاقی سمجھتے تھے۔ نہ صرف تقریبات بلکہ بیماروں کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے جاتے۔ مرحوم انجمن معین العزاء کے تاحیات صدر تھے۔ یہ بات خود ان کی مستقل مزاجی اور خلوص کی علامت ہے۔

مرحوم کی رحلت اس زمانۂ قحط الرجال میں یقیناً ایک قومی نقصان ہے۔ اسی کے ساتھ انجمن معین العزاء اور ان کے اہل خانہ اور خاندان کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان بھی۔

میں بارگاہِ رب العزت میں ملتمس ہوں کہ خداوند کریم بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے رحمت و مغفرت کا معاملہ فرمائے۔ بروز حشر مظلوم کربلا کی شفاعت نصیب ہو۔ اور میں انجمن معین العزاء اور ان کے اہل خانہ کو اس سانحہ ارتحال پر تعزیت پیش کرتا ہوں۔

❖❖❖

پروفیسر سحر انصاری

بیادِ سید ابو محمد رضوی

یہ عالم آب و گل جس میں انسان اپنے ہوش و خرد کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، ایک ایسا طلسم کدہ ہے جو اپنے تمام تر اعتبارات کے باوجود بے اعتباری پر مبنی ہے۔ ہر ذی نفس کے لئے ذائقۂ موت متعین و مقرر کر دیا گیا ہے۔ تاہم یہ سب کچھ جاننے کے باوجود جب کوئی سانحۂ مرگ واقع ہوتا ہے تو اپنی اپنی وابستگی اور تعلق کی بنا پر اس کا ملال روح و قلب پر اس طرح طاری ہوتا ہے کہ زندگی متزلزل ہونے لگتی ہے۔ دنیا سے رخصت ہونے والا تو ایک بہتر مقام پر پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے لواحقین کے لئے ہر لمحہ کرب والم کے سانچے میں ڈھلنے لگتا ہے۔

سید ابو محمد رضوی مرحوم کی وفات سے یہ خیالات و محسوسات ازسر نو تازہ ہوگئے۔ وہ ایک خوش اخلاق، فعال، روادار اور ذہین و طباع انسان تھے۔ ان سے میری چند ہی ملاقاتیں ہوئیں، لیکن انجمن معین العزاء (رجسٹرڈ) کے تاحیات کے صدر کی حیثیت سے ان کی خدمات کا مجھے مدتِ دراز سے علم تھا۔ وہ غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں اور تنظیمی فراست کے مالک تھے۔ ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ شعر و ادب سے بھی انھیں بے حد لگاؤ تھا۔ دوران گفتگو پرانی صحبتوں اور شخصیتوں کا تذکرہ نہایت خوش دلی سے کرتے تھے۔

سید ابو محمد رضوی مرحوم رواداری اور اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور باہمی رواداری کے ضمن میں خود اپنے خاندان کی مثال پیش کرتے تھے۔ وہ ایک باحوصلہ انسان کی حیثیت سے مدتوں یاد

رکھے جائیں گے۔ وفات سے کئی سال قبل ان پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جسم کا ایک حصہ مفلوج ہو چکا تھا، لیکن اپنی ہمت اور حوصلے سے وہ اس قابل ہو گئے تھے کہ چل پھر سکتے تھے۔ ذہن ان کا آخری وقت تک بیدار رہا۔ حافظے کی قوت آخر لمحے تک برقرار رہی۔ ان کی گفتگو مدلل اور پر تاثیر ہوتی تھی۔

میں ان کے گھریلو ماحول سے بھی واقف ہوں۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ ان کی اولاد شائستگی، تہذیب اور رواداری میں بلاشبہ سید ابو محمد رضوی مرحوم کی تصویر ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ ترقی کریں اور مرحوم نے ان سے جو توقعات وابستہ کی تھیں ان کی تکمیل میں اپنے شب و روز اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں۔

❖❖❖

سید علی نقوی شاؔد

جذبے جو ابتدا کے وہی انتہا کے تھے
خدمت گزار ایسے وہ اہلِ عزا کے تھے
یہ تھا ابو محمد عالی نسب کا وصف
وہ تاحیات صدر معین العزا کے تھے

......☆......

ہر نوحہ خواں کے لب پہ ہے شاؔد ذکر ان کا
کیا کام کر گئے ہیں دو دن کی زندگی میں
فرشِ عزا کی خدمت لکھی تھی یہ سعادت
سید ابو محمد رضوی کی زندگی میں

آلِ محمد رزمی
ریسرچ اسکالر

اے یادِ شامِ دردِ جدائی ذرا ٹھہر

ابو بھائی (سید ابو محمد رضوی مرحوم صدر انجمن معین العزاء رجسٹرڈ کراچی) روح کی سپاٹ وسعتوں کو حیرت کے سحاب، سوچوں کی اداس وادیوں کو غم کا نصاب، اراکین انجمن کو ہجر کا عذاب، ویران دلوں کے ساحلوں کو لمحوں کا شباب اور اپنے چاہنے ماننے والوں کو یادوں اور دکھوں کی کتاب دے کر ایک ایسی منزل کی طرف رواں دواں ہوئے جہاں صرف ہماری دعائیں ہی جاسکتی ہیں، موت لاکھ صداقت سہی لیکن غم تو بچھڑنے والے کا ہوتا ہی ہے۔

ابو بھائی طاق تہذیب گنگ و جمن الٰہ آباد کے روشن چراغ اور اقدار و اخلاق کا عملی نمونہ تھے، ہر وقت مسکراتا چہرہ، ملنسار ایسے کہ اپنے خوردوں سے بھی سلام میں پہل کرتے۔ اگرچہ طویل علالت نے انہیں مضمحل کر دیا تھا لیکن ان کا عزم جوان تھا ان کی زندگی کا مقصد فروغ و ترویج عزاداری سید الشہداء تھا۔ اب بھی حلقہ اہل نظر و عامۃ المومنین لیاقت آباد کی ادبی سرگرمیوں اور عزاداری سیدالشہداء کی رونقوں کو نہیں فراموش کرسکے ہوں گے۔ رضا الٰہ آبادی مرحوم اور سید ابو محمد رضوی کا نام اس سلسلے میں تعارف سے بے نیاز ہے، رضا چچا اور ابو بھائی ایک روح اور دو قالب تھے دونوں کا نصب العین، مقصد اور ہدف عزاداری سید الشہداء کا فروغ تھا، دونوں ادبی ذوق کے مالک تھے، دونوں کے پہلو میں ایک حساس دل تھا، دونوں کا مسلک انسانی مشربی تھا، دونوں اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے، دونوں اتحاد بین المومنین کے لئے کوشاں تھے، دونوں مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ معرکہ آرائی کے خلاف تھے

دونوں اس امر کے خواہاں تھے کہ مسلمانان لیاقت آباد ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہو کر انسانی اخوت کے اس عالمگیر نعرے "جیو اور جینے دو" کے اصول پر عمل کریں تاکہ ان کا شہر کراچی مصائب کا گہوارہ بننے کے بجائے جنت کا نمونہ بن جائے اور انسانیت مجروح ہونے سے بچ جائے۔ دونوں ذہنی، قلبی، فکر اور نظریاتی طور پر ایک دوسرے سے بہت قریب تھے، شاید یہ قربت چشم فلک کو نہ ابو بھائی اور رضا اللہ آبادی چند برس پیشتر ہجر فراق کا آزار دے کر ہم سے منہ موڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، لیکن اراکین انجمن کو یہ تقویت تھی کہ ابھی ابو بھائی زندہ ہیں۔ رضا اللہ آبادی کے بعد انجمن میں ایک ایسا بحران پیدا ہو گیا تھا جس سے یہ اندازہ کیا جا رہا تھا کہ انجمن معین العزاء دیگر انجمن کی طرح باہمی اختلاف و انتشار کا شکار ہو کر دیگر ماتمی انجمنوں کی طرح تقویم پارینہ یا ماضی کی داستان بن کر رہ جائے گی مگر یہ ابو بھائی کی ذات تھی جس نے انجمن کے علم کو سرنگوں نہ ہونے دیا اور انجمن کو اس شدید بحران سے صاف بچا کر لے گئے۔ رضا اللہ آبادی کی جگہ ان کے تربیت یافتہ باشعور بھتیجے سلمان مجتبیٰ نے لے لی، لیکن ابو بھائی کے بعد دور تک خلاء نظر آرہی ہے مایوسی تو نہیں اور یہ بھی یقین ہے کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام انشاء اللہ کسی معقول شخصیت "Substantial Person" کو ابو بھائی کی جگہ پر تعینات فرمائیں گے اور وہ شخص ابو بھائی کی طرح Honesty of Purpose اور خیر خواہی Fidelity کے ساتھ اس اہم اور Magnificent گراں قدر ذمہ داری کو انجام دے گا۔ کیونکہ عزاداری سید الشہداء کوئی رسمی چیز نہیں بلکہ ہمارا مقصد، ہماری دولت، ہماری زندگی، ہمارا مذہبی شعار ہے۔ ہر شخص خدا کے عطا کئے ہوئے ماہ و سال یعنی اپنی زندگی، اپنی بصیرت کے مطابق بانی عزاداری خاتونِ محشر حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا اور ثانی زہرا حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے حکم اور تفویض کی ہوئی ذمہ داری کو ایک مقررہ مدت تک انجام دیتا ہے اور پھر وہ اپنی مقررہ ساعتیں گزار کر اپنے خالق و مالک کے حضور جاتا ہے تو اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ابو بھائی اپنے فرائض پوری ذمہ داری اور دیانت داری سے ادا کر کے جوار سید الشہداء میں

پہنچ گئے۔

اب دیکھنا ہے کہ کون اس عہدے پر متمکن ہوتا ہے۔ شہزادی کونین کس کو یہ اعزاز بخشتی ہیں۔ اگرچہ سید ابو محمد رضوی کی رحلت ایک دلدوز سانحہ ہے، دل پریشان و اداس ہے، ان کے بچھڑنے کا زخم بڑا کاری ہے لیکن ؎

یہ رنگ بہارِ عالم ہے کیوں تجھ کو فکر ہے اے ساقی
محفل تو تری سونی نہ ہوئی کچھ اٹھ بھی گئے کچھ آ بھی گئے

سید ابو محمد رضوی ایک صلح جو انسان تھے وہ اخلاق کے معاملہ میں اپنا رشتہ روایتوں سے جوڑے رہے، وہ کبھی سچ سے نہیں کتراتے، کبھی نفرت کی تائید نہیں کرتے تھے، ان میں کمال کا حوصلہ اور بلا کا عزم تھا، انتہائی دور اندیش اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ ابو بھائی سے گزشتہ بیس سال سے تعلقات تھے جو ان کی سانس کی ڈوری ٹوٹ جانے تک خوشگوار و بدستور رہے۔ اخلاق ان کا تشخص اور انجمن معین العزاء ان کی پہچان تھی بلکہ ان کا مذہبی و تہذیبی حوالہ (Religous and Cul-tural Reference) تھا، تہذیبی حوالے کے لئے دو چیزیں ہوا کرتی ہیں____ ایک علاقائی رشتہ اور دوسرا ذہنی و روحانی رشتہ۔ زمینی رشتے ایک مخصوص خطۂ زمین پر رہنے والوں کی وہ روایات ہوتی ہیں جو ان کے رہنے سہنے کے طریقے، ان کی بول چال، ان کی معاشرت، ان کے فنون اور ان کے باہمی رشتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں روحانی رشتہ، عقیدہ، نظریہ Ideolojy وغیر بلکہ روایت، اقدار سے بنتی ہیں اور ان سب کے امتزاج کو تہذیبی جڑیں کہتے ہیں۔ یہ جڑیں جتنی گہری اور مضبوط ہوں گی اتنا ہی وہ معاشرہ تہذیبی اعتبار سے مضبوط اور بااعتماد ہوگا اور انسان اسی تہذیبی حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ ابو بھائی کی پہچان ان کی تہذیب و عقیدہ تھا وہ جہاں ایک مہذب انسان تھے وہیں عقیدے کے کھرے اور سچے مومن بھی تھے انہوں نے عقیدے کے معاملے میں کبھی مصلحت کوشی سے کام نہ لیا اور اپنی طویل علالت کے باوجود بھی انجمن کے معین کردہ اہداف Target کے مطابق کام کرتے رہے۔ لیاقت آباد کے جلوس کا مسئلہ ہو یا تاریخی یوم عزاء کا انعقاد "جشن نزول قرآن" کی محفل ہو یا

سماجی خدمات، ابو بھائی پیش پیش نظر آتے تھے، وہ ایک صاحب الرائے اور صائب الرائے انسان تھے، وہ حالاتِ حاضرہ اور انجمن کے معاملات پر بڑی وقیع و گہری نظر رکھتے تھے۔ وہ انجمن کے تاریخی یوم عزاء میں ہمیشہ استقبالیہ کے Camp میں نمایاں نظر آتے تھے اور ہر آنے جانے والے پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ یوم عزاء سے خطاب کرنے والے خطباء ہوں یا سوز خواں، شاعر ہوں یا ماتمی انجمنوں کے صاحب بیاض وہ فرداً فرداً سب کی تعریف کرتے تھے اور ان سب کا شکریہ ادا کرتے تھے، جس سے شعراء و مقررین کو تقویت حاصل ہوتی تھی وہ بڑی ژرف بینی سے حالات کا جائزہ لیتے تھے اور اگر کسی معاملے میں کوئی کمی محسوس کرتے تھے تو اراکین کو فوراً ہدایت کرتے تھے کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ وہ بحیثیت میزبان مہمان کو شکایت کا موقع نہیں دیتے تھے، یہ بات بہت کم دیکھنے میں آتی ہے کہ میزبان مدعوین کے احساسات و جذبات کا لحاظ رکھے مگر ابو بھائی بڑی سختی سے اپنے ان اصولوں پر کاربند تھے کہ کسی کو یہ شکوہ نہ ہو اور موقع نہ ملے کہ اراکین انجمن نے انہیں نظر انداز کیا۔ اکثر ایسا ہوا کہ میں پروگرام میں تاخیر سے حاضر ہوا اور چاہا کے ابو بھائی کی نظر بچا کر عزاء خانہ میں جا کر بیٹھ جاؤں، لاکھ چھپ کر جانا چاہا لیکن فوراً کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اور پیغام ملا کہ ابو محمد صاحب بلا رہے ہیں فوراً حاضری دی، سلام کیا، بڑی محبت و شفقت سے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا یہ آپ کے آنے کا ٹائم ہے۔ ہم نے اپنی بیماری کا عذر تراشہ یہ حربہ ہمیشہ کامیاب رہا۔ ابو بھائی ایک حساس و ہمدرد بزرگ تھے وہ سرزنش بھول کر میری دلجوئی اور دلاسے میں لگ جاتے اور دعائیں دیتے کہ میں انشاء اللہ بہت جلد اچھا ہو جاؤں گا۔ اب اس شہر میں ابو بھائی جیسے مشفق و ہمدرد اور دعا کرنے والے ہیں ہی کتنے۔ ان کے ساتھ انسانی مشرقی، اخلاص اور ہمدردی کا ایک دور ختم ہو گیا۔

ابو بھائی اگرچہ بوڑھے ہو چلے تھے۔ بیماری نے انہیں مضمحل کر دیا تھا لیکن ان کا عزم جوان تھا۔ آخر ان کی آزاد و آسماں گیر زندگی کو بیماری و موت کے بے رحم ہاتھوں نے شکست دے دی۔ ان کی موت سے ذہن و دل دریا دریا ہے، یہ متعلقین

کے اداس چہرے، گھر کی خاموش و چپ چاپ فضا، ویران نگاہیں ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کی سنسان سسکیاں، اراکین انجمن کے مضطرب و غمزدہ چہرے اور صدائے درد کو بآسانی محسوس کیا جاتا ہے۔ ایک عزاء دار وضع دار انسان بڑی خاموشی سے رخصت ہو گیا، ان کی موت نے گھر کے آنگن کے اجالوں میں سیاہی مل دی۔ اب کیا کہیں اور کس سے پوچھیں کہ گھر کے در و بام پر یہ اداسی کس نے سجادی، کون اس خانۂ پر رونق کا سکون لوٹ گیا۔

مگر مشیت پروردگار میں کسی کا دخل نہیں، یہ دنیا ایک گذرگاہ ہے، سرائے فانی ہے، نہ دریائے غم کا کوئی ساحل ہوتا ہے نہ دکھ بھری رات کی سحر حسب منشاء ہوتی ہے، کس طرح زندگی اندر ہی اندر ٹوٹتی ہے۔ یہ دیکھنا ہو تو مسافران ملک عدم کو دیکھو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پلکوں سے گریہ نہیں رکتا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔

موت کیا ہے؟ احمد عزیزی نے کیا خوب کہا ہے :

مرگ چیزی پیش پا افتادہ نیست
زندگی آں قدر ہا ہم سادہ نیست
مرگ با ما تا ابد ہمراہ نیست
مرگ خبر یک وقفہ کوتاہ نیست
مرگ یعنی لغزش پای حیات
مرگ یعنی زندگی در خاطرات
زندگانی دفتر صد برگ ماست
صفحہ ہائی آخر ما مرگ ماست

❖❖❖

سید وحید الحسن رضوی

آہ ــــــ ابو بھائی

میرے دیرینہ رفیق اور قومیات کے ساتھی سید ابو محمد رضوی (صدر انجمن معین العزاء رجسٹرڈ کراچی) کا نام قومیات اور مذہبی خدمات کے حوالے سے خاصہ معروف ہے۔ وہ میرے چھوٹے بھائی جیسے تھے میرے اور ان کے بڑے بھائی صغیر رضوی کے تعلقات الٰہ آباد انڈیا سے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد سے ابو محمد رضوی عزاداری کے سلسلے میں کوشاں رہے۔

جب لیاقت آباد میں عزاداری اپنے پورے عروج پر تھی اور کراچی میں فرقہ وارانہ منافرت متعارف نہ ہوئی تھی، مسلمان مسلمان کا دل سے احترام کرتا تھا اور باہمی دلآزاری کو گناہ سمجھتا تھا۔ اس وقت سندھی ہوٹل لیاقت آباد میں انجمن معین العزاء کے پروگرام میں شرکت کے لئے لوگ دور دور سے آتے تھے۔ انجمن کے زیر اہتمام مجالس ہوں کہ محافل، ان کا ایک معیار تھا اور اس معیار کو قائم رکھنے میں سید ابو محمد رضوی مرحوم اور رضا الٰہ آبادی مرحوم پیش پیش تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں لیکن وہ اپنی خدمات کے حوالے سے ہمیشہ یاد رہیں گے۔

پروردگار مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

❖❖❖

سید ثروت حسین رضوی
صدر : مرکزی تنظیم عزاء

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

میرے بزرگ عزائے حسین علیہ السلام کے اہم ستون قوم کی مذہبی و سماجی فعالیتوں کے سرگرم کارکن اور انجمن معین العزاء کے تاحیات صدر اپنے مقاصد حیات کے احسن طریقے سے تکمیل کے بعد اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرما گئے۔

جناب ابو محمد صاحب زندگی کے آخری لمحات تک باوجود خرابیٔ صحت کے عزاداری سید الشہداء میں فکری و عملی جدوجہد حسب مقدور کرتے رہے اور آخر کار اس پر خلوص جذبے کے گل ہائے عقیدت اپنے سینے پر سجائے بارگاہِ سید الشہداء میں پہنچ گئے۔ لوگ آتے رہتے ہیں اور جاتے رہتے ہیں مگر بعض زندگیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی یادوں کے نقوش کبھی فنا نہیں ہوتے۔ انجمن معین العزاء کی تاریخ میں جناب ابو محمد صاحب کی یادیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم عزاداری سید الشہداء کے اس سرگرم کارکن کو جوارِ سید الشہداء میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے اور جملہ کارکنان انجمن معین العزاء کو ان کے جذبۂ عمل کی تاسی کا حامل بنائے۔ (آمین)

❖❖❖

سید حسین احمد رضوی

انجمن ناصر العزاء

آہ ــــــ خادمِ عزائے حسینؑ

خادم فرش عزاء، عزاداری سید الشہداء کے مخلص کارکن انجمن معین العزاء کے تاحیات صدر جناب ابو محمد صاحب بھی ہماری محفل سے سدھار گئے۔ زمانے کے بہتے ہوئے دھاروں کے ساتھ ہماری معاشرتی اقدار میں بڑی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ قیام پاکستان کے ساتھ جو نسل متحدہ ہندوستان سے اس سرزمین پر آکر بسی وہ اپنی ثقافت، خلوص، سادگی اور ریاکاری سے پاک رسوم عزاداری پوری توانائیوں کے ساتھ ادا کرتی رہی اور ہر قدم پر رسوم عزاداری کو اجاگر کرنے کے لئے عمل پیرا ہوتی رہی۔

ایسی ہی مخلص ہستیوں میں جناب ابو محمد رضوی کا شمار ہوتا ہے۔ باوجود خرابیٔ صحت کے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک انجمن معین العزاء کی جملہ فعالیتوں میں ایک سرگرم کارکن بنے رہے یہی وہ زندگیاں ہیں جو دامے درمے قدمے سخنے اس مقصد کو پورا کرتی رہتی ہیں۔ جس مقصد کے لئے بقول معصوم ان کی تخلیق ہوتی ہے۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم ان کو شہزادی کونین کے لال کی عزاداری کے صلے میں اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر فائز کرے اور ان کی نسل کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین عطا فرمائے۔ (آمین)

❖❖❖

سید منظر عباس عابدی
صدر : انجمن حیدریہ ڈرگ روڈ سادات کالونی

خراجِ عقیدت

آباد رہیں وہ لوگ جو فروغ عزاداری کے لئے اپنے جان و مال کو وقف کئے ہوئے ہیں، جزائے خیر دیں جناب شہزادو کونینؑ ان لوگوں کو جو عزاداری حسینؑ کے لئے کوشاں رہتے ہیں، انہی لوگوں میں سرفہرست نظر آنے والا ایک نام انجمن معین العزاء کے تاحیات صدر جناب سید ابو محمد رضوی مرحوم کا بھی ہے۔

یہ وہ عظیم بزرگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی دن رات کی محنتوں اور کاوشوں سے انجمن معین العزاء کو نہ صرف کراچی بلکہ پورے ہند و پاک میں سرفراز کیا۔ انجمن حیدریہ ڈرگ روڈ اور انجمن معین العزاء کا برسوں پرانا تعلق آج بھی اسی طرح مضبوط اور مستحکم ہے۔ الٰہ آباد سے کراچی تک انجمن حیدریہ اور انجمن معین العزاء ہر موقع پر ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کرتی رہیں اور ان ساری باتوں میں جناب سید ابو محمد رضوی مرحوم کو نہ تو کوئی فراموش کرسکا ہے اور نہ کبھی فراموش کرسکے گا۔

ہماری دعا ہے کہ پروردگار عالم اس عظیم بزرگ سید ابو محمد رضوی، مرحوم (ابو بھائی) کو تاقیامت جوارِ پنجتن پاک میں رکھے۔

صدر : منظر عباس عابدی
جنرل سیکریٹری : ڈاکٹر محمد عادل

❖❖❖

سید جعفر حسین کاظمی

صاحب بیاض انجمن العباس

كُلُّ نَفسٍ ذَائِقَةُ المَوتِ

کچھ لوگوں کے لئے کہا جاتا ہے کہ بہت جلدی چلے گئے، یہی بات ابو محمد رضوی عرف ابو بھائی کے لئے ہر مومن کہتا ہے، مگر مرضی رب یہی تھی۔ اب صرف صبر اور ان کی وہ باتیں جن کی وجہ سے وہ ہر دل عزیز اور ہر طبقے میں مقبول تھے۔ ہر شخص سے اس قدر چاہ اور محبت سے ملتے تھے کہ ہر چھوٹا بڑا ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ میرے لئے ہمیشہ کہتے تھے کہ جب تک میں ہوں تم میرے یہاں سالانہ مجلس میں ضرور نوحہ پڑھو گے کیونکہ یہ میری ماں کی وصیت ہے۔ چنانچہ ہر سال مجالس کی اطلاع دینے خود آتے تھے۔ اکثر ہم کہتے تھے کہ ابو بھائی آپ کیوں زحمت کرتے ہیں، آپ کسی سے کہلوا دیا کریں ہم آجائیں گے۔ تو کہتے تھے کہ میری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ جعفر کو ضرور اس مجلس میں پڑھواؤ، لہٰذا ماں کا حکم ہے۔

ابو بھائی کی نیکیوں کو تحریر کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے اور اس کے ساتھ پروردگار عالم ابو بھائی کو جوار معصومین میں اور شہدائے کربلا کے جوار میں ان کو جگہ عطا فرمائے تاکہ وہ وہاں بھی مجلس و ماتم میں شریک رہیں کیونکہ مومن کو اس کے سوا کچھ بھی نہیں اچھا لگتا۔

❖❖❖

سید آلِ حیدر رضوی

صاحب بیاض : انجمن ذوالفقار حیدری

آہ ــــــ ابو بھائی

ایک معین العزاء، مردِ مومن، بردبار، باکردار، با اخلاق، خوش مزاج، انتہائی شفیق جن کی شخصیت سے میں کیا ہر کوئی متاثر تھا۔ انتہائی صاف شفاف حقیقت پر مبنی گفتگو جن کا شیوہ تھا۔ جن کی آنکھیں غم حسینؑ میں اشکبار رہتی تھیں۔ بہت افسوس ہوا کہ وہ آج ہم لوگوں میں نہیں رہے لیکن ان کے بنائے ہوئے اصول ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔ انہوں نے انجمن معین العزاء کی سرپرستی بہت احسن طریقے سے کی۔ ان کی بے لوث خدمات دنیائے عزاداری سید الشہداء میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

میں اور اراکین انجمن ذوالفقار حیدری اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں چہاردہ معصومینؑ کے سائے جو کہ یقیناً جوارِ رحمت ہے میں جگہ دے اور لواحقین اعزہ اور اقربا کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ بالخصوص ان کے فرزند ابو تحسین اور ابو سلمہؔ کو ہمت اور طاقت دے کہ وہ بھی ابو بھائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فروغ اعزاداری اور انجمن معین العزاء کے لئے بہترین کردار ادا کریں۔

❖❖❖

اسد آغا

صاحب بیاض و اراکین انجمن ظفر الایمان

۸۶ھ
۱۱۰۔۹۴
۱۲۳

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج تم کل ہماری باری ہے

دنیا کے تمام ذی روح طلب موت میں ایک قطار میں کھڑے ہیں اور یہ قطار رفتہ رفتہ سرکتی چلی جاتی ہے جس کا نمبر آجاتا ہے وہ اس قطار سے نکل کر ابدی زندگی کے حریم اثر میں متمکن ہو جاتا ہے۔ کوئی پہلے کوئی بعد میں جانا سبھی کو ہے۔

ہماری زیست کا جو کارواں ہے
مسلسل موت کی جانب رواں ہے

گذشتہ دنوں انجمن معین العزاء کے تاحیات صدر حیاتِ عارضی کی زنجیر کاٹ کر حیاتِ دائمی کے حلقۂ اثر میں چلے گئے لہذا حیات مندی کا سلسلہ ٹوٹا نہیں بلکہ مستحکم ہو گیا۔ ابو محمد رضوی کی ادبی، مذہبی، قومی اور سماجی خدمات کا تذکرہ کما حقہ طور پر کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہے، اس وقت دامن قرطاس کی تنگی صرف اتنا کہنے کی اجازت دے رہی ہے کہ :

مرنے والے کی بس یہی جاگیر
سنگ مرمر پہ کھردری تحریر
مٹ گئیں ہاتھ کی لکیریں بھی
میں جو کرتا تھا پتھروں پہ لکیر

لیکن ابو محمد رضوی کے ہاتھ کی لکیریں بھی سلامت ہیں اور وہ اپنے کام سے پتھر پر وہ لکیر ڈال گئے ہیں جو کبھی بھی مٹ نہیں سکتی۔

اسد آغا

صاحب بیاض و اراکین انجمن ظفر الایمان

❖❖❖

برقؔ الہ آبادی

قطعہ

تم نہ کرتے تھے کسی سے بھی حسد ابو میاں
بات ہوتی تھی تمہاری مستند ابو میاں
ورد جو کرتے تھے تم نادِ علیؑ ہر صبح و شام
اب ملی ہے قبر میں اس کی سند ابو میاں

قطعہ

تم کو تھا خاص انس شہہِ کربلا کے ساتھ
مربوط تم تھے ماتم شاہ ہدا کے ساتھ
تم صدرِ انجمن بھی رہے تادم حیات
مخلص تھے تم ہمیشہ معین العزا کے ساتھ

سید محمد نقی

صاحب بیاض، انجمن الذوالفقار

دست قضا دراز ہے اتنا کہ حد نہیں
جس کی طرف بڑھا اُسے بے جان کر گیا

ابو محمد (ابو بھائی) جو کہ ایک سچے عزادار، قومی خدمت گذار اور معین العزاء کے تاحیات صدر تھے۔ میری آنکھوں میں آج بھی ان کی وہ زیرِ لب مسکراہٹ محفوظ ہے۔

پچھلے دنوں ان کے سانحۂ ارتحال کی خبر نے نہ صرف اس وجہ سے غمزدہ کر دیا کہ ایک شناسا ہمارا ساتھ چھوڑ گیا بلکہ قلق اس وجہ سے زیادہ ہوا کہ ایک قومی نقصان سے قوم کو دوچار ہونا پڑا۔ ہمارا ایک ایک ماتمی ایک ایک عزادار اتنا قیمتی ہے کہ اس کا نعم البدل ملنا ممکن ہی نہیں ہے۔ ابو بھائی کی شخصیت اپنی ذات میں ایک ادارے کی حیثیت رکھتی تھی اور وہ انجمن معین العزاء میں اپنے مثبت کام کی وجہ سے رضا الہٰ آبادی سے کسی طرح کم نہیں تھے۔ ان کی موت سے نہ صرف انجمن معین العزاء میں بلکہ عزاداری کے ایک بہت بڑے حلقے میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ایک بڑی مدت تک پر نہیں ہو سکے گا۔

میں اپنی جانب سے اور اپنی انجمن الذولفقار کی جانب سے سپاس تعزیت پیش کرتے ہوئے انجمن معین العزاء کے تمام ارکان کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور مرحوم کے لئے جوارِ معصومین میں جگہ کے لئے دعا گو ہوں۔ خدا ان کے درجات بلند کرے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل کی دولت سے سرفراز کرے۔ (آمین)

❖❖❖

قمر حیدر
سابق جنرل سیکریٹری : انجمن حیدریہ

ابو بھائی مرحوم !

ابو بھائی جن کا مقصد حیاتِ عزاء حسینؑ ، نہایت ہمدرد، غمگسار، خوش مزاج، ملنسار، شفیق انسان، عاشق حسینؑ۔

ابو بھائی صرف ہمارے نہیں تمام عزادارانِ حسینؑ کے ابو بھائی، آج ہم میں نہ رہے۔ آج اس عظیم شخصیت کی باتیں ہیں، یادیں ہیں، ہم جب بھی انھیں یاد کریں گے ایک عزادارِ حسینؑ کے حوالے سے، ایک شریف النفس انسان کی حیثیت سے مرنے والے کی اس سے بڑی عظمت کیا ہوگی کہ اس کی پہچان عزادارِ حسینؑ کی حیثیت سے ہو۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

گزشتہ اتوار رفیق حیدر صاحب مرحوم کے سوئم میں شرکت کے لئے اور انجمن حیدریہ سے ان کی تعزیت کرنے کے لئے انجمن معین العزاء کے جنرل سیکریٹری جناب سلمان مجتبیٰ اور ابو بھائی کے فرزند ابو تحسین تشریف لائے اور خواہش ظاہر کی کہ ابو بھائی کے لئے اپنے خیالات کا اظہار کیا جائے۔

چونکہ ابو بھائی کی سرپرستی میں ایک طویل عرصہ گزرا ہے اور باتیں اور یادیں بہت ہیں، لیکن اختصار کو سامنے رکھتے ہوئے میں اپنی ذاتی حیثیت میں صرف ایک جملہ کہوں گا کہ انجمن معین العزاء، ایک عظیم ہستی، ایک محسن، ایک تاحیات صدر اور سرپرست سے محروم ہو گئی۔

ابو بھائی انجمن حیدریہ کے لئے نہ صرف اچھے جذبات رکھتے تھے بلکہ انجمن کے ہر فرد سے اس طرح محبت کا اظہار کرتے جیسے ان کی اپنی انجمن ہو۔ کیا کتنے ایسے

بزرگوں کا کہ ہمیشہ سچائی اور فروغ عزاء کا درس دیا۔

میں ابو بھائی کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ تحریر کر رہا ہوں یہ تنہا میرے احساسات نہیں بلکہ انجمن حیدریہ سے منسلک ہر فرد کے احساسات ہیں اور ہر فرد نے ابو بھائی کو احترام کی نگاہ سے دیکھا اور ابو بھائی کی دل سے قدر کی۔

اس وقت جو کچھ لکھ رہا ہوں میرے تنہا خیالات نہیں بلکہ انجمن حیدریہ کے نامور صاحب بیاض، جناب ظہیر حسن اور یاور حسین (ماموں) کی یادداشتوں کو یکجا کرتے ہوئے لکھ رہا ہوں۔

جناب ساجد صاحب (بجن) جناب رفیق حیدر صاحب مرحوم، جناب ضیاء الحسن موسوی صاحب مرحوم اور جناب امداد حسین آثر، جناب حبیب حیدر صاحب، جناب اشرف علی عابدی، جناب زوار حسین صاحب اور حیدر بھائی مرحوم و دیگر بزرگ بلکہ ابتداء سے آج تک انجمن حیدریہ کے تمام عہدیداران اور ارکان کی نگاہ میں ابو بھائی کی جو قدر و منزلت ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ہم یہ کہنے میں حق جانب ہیں کہ انجمن معین العزاء کے قیام سے پہلے انجمن حیدریہ، ابو بھائی اور بلکہ تمام اعزہ و احباب کی انجمن تھی۔ اب سے تقریباً ۴۰ سال قبل کی بات ہے یا اس سے بھی زائد عرصہ سے عشرہ محرم کے پہلے اتوار کو انجمن حیدریہ، ابو بھائی کے عزاء خانہ پر نوحہ خوانی و ماتم کے لئے ضرور جایا کرتی تھی۔ حالانکہ انجمن حیدریہ کی حکمت عملی میں یہ بات شامل تھی کہ محرم کے پہلے عشرہ میں محلے کی عزاداری کو چھوڑ کر باہر کے پروگرام میں شرکت نہیں کرے گی، لیکن یہ ابو بھائی تھے جن کا پروگرام ہمارے لئے مقدم تھا اور کیوں نہ ہو ان کی والدہؑ ماجدہ کی خواہش یہی تھی کہ انجمن حیدریہ نوحہ خوانی کرے گی۔ یہ بات انجمن کے لئے بھی شرف ہے، یہ اس وقت کی بات ہے جب ابو بھائی لیاقت آباد میں رہائش پذیر تھے۔ بہر حال یہ سلسلہ لیاقت آباد سے انچولی تک برقرار رہا۔

انجمن حیدریہ کی شب بیداری آفاقی شہرت کی حامل شب بیداری ہے جسے ساجد صاحب نے قائم کیا۔ شب بیداری کی موجودہ ہیئت یعنی، نہر علقمہ، خیام حسینی،

تلعہ زینبیہ اور ذوالجناح کی جیسی زیارت کا اضافہ جناب رفیق حیدر عابدی مرحوم کی جدت اور فکر کا نتیجہ ہے جس نے شب بیداری کو منفرد مقام عطا کیا۔

ابو بھائی نے انجمن حیدریہ کی شب بیداری میں ہمیشہ بھرپور شرکت کی اور انجمن معین العزاء نے بھرپور تعاون کیا۔ ابو بھائی اور رضا الہ آبادی مرحوم کا ذکر نیز معین العزاء کے یوم عزاء اور مدحت قرآن کے پروگرام کا ذکر نہ کیا جائے تو زیادتی ہوگی۔ برصغیر میں مدحت قرآن مشاعرہ پہلی مرتبہ منعقد کرنے کا اعزاز بھی انجمن معین العزاء کے حصے میں آیا، اب تک تین مشاعروں کا انعقاد کر چکی ہے جو انجمن معین العزاء کے لئے بڑی سعادت و اعزاز کی بات ہے۔ بقول جگر ؎

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں

بہر کیف ان حضرات نے مذکورہ بالا پروگرام کو ایک منفرد مقام دلایا۔ یوم عزاء جو اخراجات کے حساب سے اور افادیت کے حساب سے بھی ایک بڑا پروگرام ہے۔ اس پروگرام میں شرکت کرنے والوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا کبھی نہیں بھولے گا، مسکراتے ہوئے خیریت و عافیت معلوم کرنا، اس قدر اچھا لگتا ہے اور اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔

انتہائی شفیق اور ملنسار بزرگ تھے ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پُر ہونا مشکل ہے۔ بہر حال تذکرہ وسیع لیکن وقت محدود ہے۔ اختصار کی پابندی ہے۔

ابو بھائی کی شخصیت کا اعتراف ان کے خلوص اور محبت کی قدر فردِ واحد کی طرف سے نہیں بلکہ انجمن حیدریہ کے ہر فرد ہر رکن کی طرف سے ہے۔

آخر میں، میں پھر ایک دفعہ ظہیر حسن صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس مضمون کو رقم کرنے میں میری معاونت کی۔ میں جناب یاور حسین صاحب کے تعاون کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جنہوں نے احسن طریقے سے یادداشتوں کو اجاگر کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اراکین انجمن معین العزاء اور ہم لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے اور ابو بھائی کو جنت الفردوس میں ایک عاشق حسینؑ ، عزادار حسینؑ کو بلند درجہ عطا کرے۔ (آمین)

قدم حسینؑ کی جانب بڑھائے جائیں گے
زمانہ ساتھ ہمارے چلے چلے نہ چلے

❖❖❖

سید مشتاق مصطفیٰ نقوی برق الہ آبادی

قطعہ

اس جہاں سے کر گئے شاید سفر ابو میاں
ایک مدت سے نہیں آئے نظر ابو میاں
آسماں پر بھی بنایا تھا انہوں نے ایک گھر
عین ممکن ہے گئے ہوں اب ادھر ابو میاں

قطعہ

وقت جو پڑتے رہے تم پر کڑے ابو میاں
وقت وہ سب کٹ گئے جو بھی پڑے ابو میاں
وہ تمہاری تھی محبت یا تمہارا دبدبہ
باس کہتے تھے تمہیں چھوٹے بڑے ابو میاں

سید مسلم نقوی
انجمن معین العزاء

موت کا ایک دن معین ہے

یہ ہیں مرزا اسد اللہ غالبؔ جنہوں نے موت و زندگی کا فطری تصور اور تقاضہ کی طرف مسنون اشارہ کیا ہے۔

مندرجہ بالا الفاظ کی روشنی میں ہم جناب ابو محمد رضوی تاحیات صدر انجمن معین العزاء رجسٹرڈ لیاقت آباد کراچی کی حیات و موت کے سلسلہ میں مختصر مقالہ جملہ مومنین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ انجمن ہذا ۱۹۵۲ء میں وجود میں آئی۔ اس کے انعقاد سے متعلق پہلی نشست میں لیاقت آباد سیکشن اے کے چند مومنین نے شرکت کی۔ ابو محمد صاحب مرحوم ان میں سے ایک تھے۔ اس کے بعد انجمن ہذا کی جملہ مجالس اور جلوس میں سرگرام کارکن کی حیثیت سے شریک رہے اور بی بی سیدہؑ کے لعل کو پُرسہ دیتے۔ دورانِ عشرہ خصوصاً محرم کی ساتویں تاریخ کی مجلس اور جلوس میں شرکت فرماتے اور نوحہ ماتم میں حصہ لیتے۔ چہلم میں ماتمی دستہ کے ساتھ رہتے اور ماتم داروں کی قیادت بھی کرتے۔ انجمن کے ممبران کی تکلیف و آرام کا خیال رکھتے۔ کراچی کی دیگر انجمنوں کی شب بیداری میں انجمن ہذا کے ساتھ رہتے اور پوری رات عزاداری امام مظلوم میں گزار دیتے۔

مختصر یہ کہ انعقاد انجمن سے آخر دم تک مرحوم انجمن کے جملہ پروگرام اور مسائل سے منسلک رہے خواہ ان پروگراموں کا تعلق اغراض و مقاصد سے ہو خواہ دستور سازی سے ہو، تعمیر مسجد امام بارگاہ ہو یا انجمن کے مفاد میں کوئی اور مسئلہ ہو۔ بہر حال آپ ہمہ وقت دامے درمے قدمے سخنے شریک انجمن رہے۔ ان کے خلوص

اور محبت اہل بیت کے سبب تمام ممبران نے کثرت آراء سے مرحوم کو تاحیات صدر منتخب کیا۔

دوران علالت بھی آپ انجمن معین العزاء سے ایسے ہی منسلک رہے جیسے صحت کے زمانہ میں اور مجلس حسینؑ مظلوم میں بھی کسی نہ کسی طرح شرکت فرماتے۔ آپ کی غیر متوقع اور اچانک موت نے انجمن میں ایک خلا پیدا کر دیا۔ ایسا خلا جسے پُر کرنے والی شخصیت نظر نہیں آتی۔ ان کی جدائی ہم سب کے لئے افسوسناک ہے لیکن مصلحت خداوندی میں کیا چارہ۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

سید مسلم نقوی
سابق جنرل سیکریٹری : انجمن معین العزاء

❖❖❖

سید علی نقوی شاد

آہ ____ سید ابو محمد رضوی

موت بر حق ہے جو اس دنیا میں آیا ہے اسے ایک دن ضرور جانا ہے۔ مرنے والے کی یاد اور اس کے غم کو کچھ عرصہ اس کے رشتہ دار، دوست احباب بھلا نہیں پاتے لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی یاد اور غم کو لوگ بھلا دیتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے منتخب بندے جن کی زندگیاں ذکر محمدؐ و آل محمدؐ اور خصوصیت کے ساتھ فروغ عزاداری امام حسینؑ کے لئے وقف ہوتی ہیں، ان کی یاد، ان کا غم اور جدائی ناقابل برداشت اور بھلانا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے ہی خاص بندوں میں جناب سید ابو محمد رضوی مرحوم کا نام نامی بھی آتا ہے جو انجمن العزاء (رجسٹرڈ) کے تاحیات صدر تھے۔

مرحوم سے میری بڑی قریبی رشتہ داری تھی، وہ میرے برادر نسبتی تھے۔ میں نے ان کی زندگی اور اصولوں کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ مگر میں یہاں اس قربت اور رشتہ سے ہٹ کر ایک ایسے حوالے سے جو بڑا مضبوط اور مستحکم تھا یعنی انجمن معین العزاء سے جہاں سید ابو محمد رضوی مرحوم کی خدمات کے بارے میں مختصر حقائق تحریر کروں گا۔

مرحوم کا تعلق انجمن ہٰذا سے انجمن کے قیام کے ابتدائی دنوں سے ہی رہا جو مرتے دم تک قائم تھا۔ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۷۰ء سے آپ برابر صدر منتخب ہوتے رہے اور ۱۹۹۲ء سے آپ کو تاحیات صدر انجمن ہٰذا منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور اس طرح وہ زندگی کے آخری ہچکی تک صدر رہے۔ آپ نے اس طویل ذمہ داری کو انتہائی خوش اسلوبی اور دیانتداری کے ساتھ سر انجام دیا۔

مرحوم کو انجمن پڈا کے ماتمی دستہ سے بڑا لگاؤ تھا۔ ہر اعتبار سے آپ کی کوشش رہتی تھی کہ بہتر سے بہتر کلام پڑھا جائے، زیادہ سے زیادہ پروگرام کیے جائیں۔ آپ بذاتِ خود انجمن کے پروگراموں میں شریک رہتے تھے۔ جس سے ماتمی دستہ کو بڑی تقویت رہتی تھی۔

امام بارگاہ پنجتنی (اے ایریا لیاقت آباد) سے آپ کو خصوصی لگاؤ، عقیدت، محبت اور وابستگی تھی جو زندگی کے آخری ایام تک قائم رہی۔ جس کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ جب لیاقت آباد میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ایک وقت وہ آیا کہ تقریباً تمام مومنین اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوسری جگہوں پر منتقل ہوگئے، اس طرح مجالس اور جلوسوں کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ امام بارگاہ اور مساجد ویران ہوگئیں، کوئی مومنین لیاقت آباد جانے کو تیار نہیں تھا کیونکہ ہر طرف دشمنانِ اہلبیت ان کے جان و مال کے دشمن ہوگئے تھے۔ ان حالات میں آپ اور رضا بھائی مرحوم کا فیصلہ یہی تھا کہ اگر جان بھی جائے تو کوئی غم نہیں، مگر امام بارگاہ پنجتنی میں مجالس ہوں گی اور ۷ محرم الحرام کا اور چہلم کا جلوس برآمد ہوگا اور انہوں نے ایسا ہی کیا اور ہر سال ایام عزاء میں دونوں عشرہ کی مجالس اور جلوس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ یہ واحد امام بارگاہ ہے جو لیاقت آباد میں کبھی ایام عزاء میں بند نہیں ہوا اور حسب دستور انجمن پڈا کے زیرِ اہتمام پروگرام ہوتے ہیں۔

مرحوم سید ابو محمد نے اپنی زندگی میں محمدؐ و آلِ محمدؐ سے عقیدت، محبت اور مودت کے وہ چراغ روشن کیے ہیں۔ جس کو کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ ماتم داری، نوحہ خوانی کا ایک مضبوط سلسلہ قائم کیا جس سے نوجوانوں میں عزاداری امام حسینؑ کا جذبہ پیدا ہوا۔ انہوں نے اپنے ضابطہ حیات کو شہیدانِ کربلا اور عشق اہلبیت رسولؐ سے اس قدر مربوط کرلیا تھا کہ ان کی زندگی کا بیشتر لمحہ فضائل و مصائب اہلبیت رسولؐ کے ذکر میں گزرتا تھا۔ کراچی شہر کی عزاداری امام حسینؑ کی تاریخ میں آپ کا کردار خلوص و عقیدت کو سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔

سید ابو محمد رضوی مرحوم اپنی ذاتی شہرت اور نام و نمود کے لئے کبھی خواہش مند رہے، مگر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی محبت سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی عزاداری، یہ حوالے اتنے مضبوط و مستحکم ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہوا وہ شہرت و عزت کے بام و عروج تک پہنچ گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اہل فکر، اہل ادب، مولانا، علامہ، سخن فہم، مفکر، ادیب، شاعر اور سماجی کارکن کے درمیان آپ کی ایک ایسی جانی پہچانی شخصیت تھی اور سب ہی آپ کا احترام کرتے تھے۔

آپ ایک سچے مومن، منفرد و اعزادار، عاشق محمدؐ و آلِ محمدؐ، خلیق، ملنسار شخصیت، نڈر، جرأت مند اور بااصول انسان تھے۔ ان کی مخلصانہ دینی، قومی اور سماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ عزاداریٔ امام حسینؑ کے حوالے سے جو اصول اور جو جذبہ انجمن ہٰذا کے ممبران کے درمیان چھوڑ گئے ہیں اس سے استفادہ حاصل کیا جائے گا۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے آپ کے درجات کو بلند کرے اور مرحوم کو جوارِ رحمت اور گوشۂ جنت حاصل ہو۔

❖❖❖

سلمان مجتبیٰ نقوی

جنرل سیکریٹری : انجمن معین العزاء

برحق ہے موت کا یہ سمندر چڑھا ہوا
یہ سوچ کر حیات کا دریا اتر گیا

(ذیشان حیدر ذیشانؔ)

سید ابو محمد رضوی کے انتقال پُرملال کے ساتھ ہی انجمن معین العزاء کی تاریخ کا ایک منفرد باب ختم ہو گیا۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں ابو محمد رضوی جو میرے اور اراکین انجمن معین العزاء کے لئے ایک باپ کا سا درجہ رکھتے تھے ان کے نام کے ساتھ مرحوم کا لفظ کیسے استعمال کروں۔ ذہن و دل اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ ابو محمد رضوی اب ہمارے درمیان نہیں رہے، لیکن موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار کسی ذی حس کے لئے ممکن نہیں مگر یہ ناقابل تردید حقیقت بھی ہے کہ بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن کے نقوش ہمارے ذہن و دل پر ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ جناب ابو محمد رضوی کی شخصیت بھی ایسی تھی کہ اراکین انجمن معین العزاء کبھی انہیں فراموش نہ کر سکیں گے۔

اس سے پہلے کہ میں بحیثیت جنرل سیکریٹری، انجمن معین العزاء کی تاریخ کے آئینے میں ابو محمد رضوی مرحوم کی خدمات پر روشنی ڈالوں مجھے وہ زمانہ یاد آرہا ہے کہ جب میں نے بچپن سے نوجوانی کی زندگی میں قدم رکھا اور انجمن کے دستہ سے منسلک ہوا تو ابو محمد رضوی مرحوم مسند صدارت پر فائز تھے اور جناب مشتاق حسن شبر سابق صاحب بیاض انجمن ہٰذا، جناب رضا الہ آبادی مرحوم اور جناب ابو محمد رضوی ہی انجمن کی پہچان تھے۔ ان حضرات کو دیکھ کر مومنین یہ سمجھ جاتے تھے کہ انجمن ہٰذا

مجالس و جلوس میں شرکت کے لئے آتی ہے۔

جناب ابو محمد رضوی اور رضا الٰہ آبادی مرحوم انجمن ہٰذا کی وہ شخصیات تھیں کہ جن سے تمام اراکین انجمن بے حد متاثر تھے اور ان کی ہر بات پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ یہی وہ شخصیات ہیں کہ جن کے نقش قدم پر چل کر ہم عزاداری امام حسینؑ کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ رضا الٰہ آبادی جو کہ میرے عم محترم بھی تھے، انہوں نے اپنی ناسازئ طبیعت کی وجہ سے ۱۹۹۳ء میں جنرل سیکریٹری انجمن ہٰذا کے لئے مجھے نامزد کیا۔ جنرل سیکریٹری بننے کے بعد جناب رضا الٰہ آبادی مرحوم اور ابو محمد رضوی مرحوم نے قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی۔ ۱۹۹۵ء میں رضا چچا کے انتقال کے بعد مجھے اور اراکین انجمن ہٰذا کو جناب ابو محمد رضوی کی ذات سے بے حد ڈھارس تھی اور وہ ہر مشکل وقت میں میری رہنمائی و سرپرستی کرتے رہے۔

جناب ابو محمد رضوی مرحوم انجمن ہٰذا کی پہلی مجلس عاملہ کے رکن تھے اور ابتداء سے نہایت فعال تھے جس کی وجہ سے انجمن ہٰذا کے پہلے جنرل سیکریٹری جناب مسلم نقوی صاحب نے ان کو اپنی ابتدائی رپورٹ میں زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔ سید ابو محمد رضوی مرحوم انجمن ہٰذا کے دوسرے سال کی کابینہ میں بحیثیت جوائنٹ سیکریٹری پہلی بار منتخب ہوئے اور بتدریج مختلف عہدوں پر منتخب ہونے کے بعد ۱۹۵۸ء میں پہلی بار صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں صدارت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی مرحوم نے اس کو انا کا مسئلہ نہ بنایا بلکہ انجمن ہٰذا کے مفاد میں مختلف عہدوں پر فائز ہوتے رہے اور بالآخر ۱۹۷۰ء میں دوبارہ انجمن ہٰذا کے صدر منتخب ہوئے اور یوں مرحوم ۱۹۹۲ء تک مسلسل صدر منتخب ہوتے رہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مرحوم اراکین انجمن میں کس قدر مقبول تھے۔ جناب ابو محمد رضوی مرحوم انجمن کے لئے لازم و ملزوم تھے۔ آپ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی انجمن کے مفاد کے خلاف کوئی سمجھوتہ قبول نہ کیا۔ مرحوم تمام رشتہ داریوں سے بالاتر ہو کر انجمن کے مفاد میں فیصلہ کرتے تھے۔ یہی سبب تھا کہ اراکین انجمن ہٰذا نے ۱۹۹۲ء کے سالانہ الیکشن میں جناب ابو محمد رضوی کو مشتاق مجتبیٰ نقوی کی قرارداد پر متفقہ طور پر تاحیات

صدر منتخب کیا، یوں مرحوم انجمن ہٰذا کے مسلسل ۳۱ سال تک یعنی اپنی زندگی کے آخری لمحے تک صدر رہے۔

جناب ابو محمد رضوی مرحوم نے ۱۹۸۳ء کے پرُ آشوب دور میں نہایت حوصلہ مندی کا ثبوت دیا اور اے ایریا لیاقت آباد میں عزاداری قائم رکھنے کے لئے بڑی سی بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ اے ایریا لیاقت آباد کی عزاداری کے لئے جناب ابو محمد رضوی کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ جب مسجد و امام بارگاہ پنجتنی اے ایریا لیاقت آباد کو شرپسند عناصر نے چاروں اطراف سے گھیر لیا تو جناب رضا اللہ آبادی مرحوم اور جناب ابو محمد رضوی نے نہایت دانشمندی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جب مرحوم نے اتنے بڑے مجمع کے سامنے اپنے اوسان کو بحال رکھا اور دشمنوں پر شیر کی طرح گرجتے برستے رہے اور مجمع ان کی دیدہ دلیری سے خوف زدہ ہو گیا جس کا میں عینی گواہ ہوں۔

جناب ابو محمد رضوی مرحوم بے لطنسار، وضع دار، شگفتگی، طبع اور شادابی فکر کی دولت سے مالا مال تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں، مگر اپنی خدمات، اخلاق اور کردار کے آئینہ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

ہم اراکین انجمن معین العزاء خانوادۂ ابو محمد رضوی کو دلی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بحق محمدؐ و آل محمدؐ مرحوم کو جوارِ معصومین میں جگہ عنایت فرمائے۔ (آمین)

تمہارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلائیں گے روشنی کے لئے

شریک غم

سلمان مجتبیٰ نقوی و اراکین
جنرل سیکریٹری : انجمن معین العزاء

❖❖❖

ریحانِ مجتبیٰ

کنوینر : بزم رضا الٰہ آبادی

۷۸۶
۹۶ / ۱۱۰

اظہارِ عقیدت ـــــــ تعزیت

رفیق معین العزاء ہوس تھے
شفیق معین العزاء ہوس تھے

ہوس کے انتقال کے خبر سنتے ہی جسم میں چند لمحے تو جان ہی نہ رہی کیونکہ ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہوس اس وقت پر ہمیں چھوڑ جائیں گے جب انجمن ۵۰ واں یوم تاسیس منانے جارہی ہے، اس وقت ان کی موجودگی بہت ضروری تھی،

رضا الٰہ آبادی کے انتقال کے بعد ہوس ہم سب کے لئے ایک ڈھارس تھے جو اب ہم میں نہیں رہے۔ انجمن کے لئے ان کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

ہماری یہ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہوس کے درجات بلند کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے تاکہ آپ اپنے اس امتحان میں سرخرو ہو سکیں۔

بزم رضا الٰہ آبادی آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

مٹا کے ذات کو اپنی ابو محمد نے
حیات تک کی صدارت اک اہتمام کے ساتھ

قطعۂ تاریخ و قطعات تعزیت
بیادِ ابو محمد رضوی مرحوم
تاحیات صدر : انجمن معین العزاء رجسٹرڈ

شاداںؔ دہلوی

ذکر غم حسینؑ تھا آہ و بکا کے ساتھ
وہ تھے شریک مجلس و ماتم و لا کے ساتھ
الفت تھی اس قدر علم و ذو الجناح سے
چلتے تھے پا برہنہ جلوس عزا کے ساتھ

......☆......

ایمان کا نشاں ہیں سید ابو محمد
وہ خلد آشیاں ہیں سید ابو محمد
پایا ہے اجر حق سے یہ خدمت عزا کا
اب ساکن جناں ہیں سید ابو محمد

......☆......

ہر رکن انجمن کی آنکھوں میں اب ہیں آنسو
اس خدمت عزا کی نیکی کو یاد کر کے
اب ہر جلوسِ غم میں ہے ذوالجناح غمگیں
سید ابو محمد رضوی کو یاد کر کے

......☆......

خدمت شاہِ شہیداں میں ہیں رضوی صاحب
سایۂ رحمت یزداں میں ہیں رضوی صاحب
زندگی میں رہے راضی بہ رضائے مولا
اس لئے روضہ رضواں میں ہیں رضوی صاحب

اظہارِ عقیدت

سید مشتاق مصطفیٰ نقوی برقؔ الٰہ آبادی

بزمِ عزاء کے نیر سید ابو محمد
ماتم سرا کے اختر سید ابو محمد

تم تھے محبِ حیدرؑ پھر موت سے تھا کیا ڈر
ہوں گے لحد میں حیدرؑ سید ابو محمد

دنیا کو تم نے چھوڑا ہر اک سے منہ کو موڑا
اب خلد کے ہو اندر سید ابو محمد

لمبی تھی گو علالت ہاری نہ تم نے ہمت
چرچا یہی ہے گھر گھر سید ابو محمد

بچے ہیں سب پریشاں ہر اک ہے آج گریاں
سمجھاؤں ان کو کیونکر سید ابو محمد

احباب کیوں نہ روئیں منہ آنسوؤں سے دھوئیں
دل تو نہیں ہے پتھر سید ابو محمد

یہ بات تو ہے ازبر ہر شخص کو سراسر
اخلاص کے تھے پیکر سید ابو محمد

تم صدرِ انجمن تھے غمخوار پنجتن تھے
پایا تھا کیا مقدر سید ابو محمد

ہر مجلس عزاء میں اور ماتم و بکا میں
آؤ گے یاد اکثر سید ابو محمد

جب برق ہو گا محشر ہم تم تو ہوں گے خوشتر
ایمان کی بنا پر سید ابو محمد

تعزیتی نظم برائے ابو محمد رضوی مرحوم

ذیشان حیدر ذیشانؔ

ذہنوں پہ ہیں ہمارے چھائے ابو محمد
کیا پوچھتے ہو ہم سے کیا تھے ابو محمد

جب تعزیت کا ان کی اجلاس ہو رہا تھا
محسوس ہو رہا تھا آئے ابو محمد

کردار کی بدولت نظروں کے سامنے ہے
نظروں سے دور جتنا جائے ابو محمد

تقسیم کر رہے تھے حسن عمل ہے پیہم
ہر گام انجمن کو سائے ابو محمد

اپنوں کا ذکر کیا ہے غیروں کے درمیاں بھی
پیغامِ دوستی ہی لائے ابو محمد

نقش قدم وہ چھوڑے تحصیل دوستی کے
آئیں گے یاد سب کو پیارے ابو محمد

کوزے میں بند کرنا آساں نہیں سمندر
رکھتے تھے آپ اپنی رائے ابو محمد

فرشِ عزاء بچھے گی جب انجمن پڑھے گی
تربت میں رہ سکیں گے کیسے ابو محمد

تم صدر انجمن بھی تم شانِ انجمن بھی
زخم جگر بھی تم نے کھائے ابو محمد

روحِ رواں رضا تھے یہ پیکرِ وفا تھے
جیسے رضا تھے اپنے ویسے ابو محمد

زادِ سفر میں ان کے اشکِ عزاء بہت ہے
دنیا سے کب گئے ہیں پیاسے ابو محمد

مولیٰ علیؑ کے عاشق مولا کے پاس ہوں گے
پھر کس لئے کہوں میں ہائے ابو محمد

مولا سے پا رہے ہیں اب رزقِ دائمی یہ
ہاری ہے موت ان سے جیتے ابو محمد

کچھ اور شان ہوتی کچھ اور آن ہوتی
ذیشاں جو انجمن میں ہوتے ابو محمد



ابو محمد رضوی ذوالجناح تھامے ہوئے

ابو محمد رضوی

امام بارگاہِ پنجتنی (لیاقت آباد) میں
حجۃ الاسلام سید علی نقی مجتہد اعلیٰ مقامہ، کے ہمراہ







ابو محمد رضوی علامہ عبدالحکیم بوترابی، رسالت رضوی اور سلمان مجتبیٰ کے ہمراہ



ابو محمد رضوی مولانا شبیہ الرضا زیدی کے ہمراہ

ابو محمد رضوی کی یادگار تصاویر







ابو محمد رضوی اپنے فرزندوں ابو تحسین اور ابو نصر کے ہمراہ



ابو محمد رضوی اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسوں کے ہمراہ



ابو محمد رضوی (مرحوم)

اپنی زندگی کے آخری ایام میں انجمن معین العزاء
کے تحت منعقد ہونے والی طرحی محفل مدحت قران
میں مومنین کی آمد کے منتظر ہیں۔ جو مرحوم کے انتقال
سے چند روز قبل منعقد ہوئی۔

التماس سورۂ فاتحہ

سید ابو محمد رضوی (مرحوم) ابن سید ظہیر حسن رضوی (مرحوم)

ملتمس اراکین انجمن معین العزاء